پارہ: نمبر 05

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Javeria Atif
- Noor Fatima
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فأعوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ 5:

آج ہم پارہ نمبر پانچ ان شاء اللہ کریں گے۔

اس سے پہلے پارہ نمبر چار کا اختتام جہاں پہ ہوا وہاں پہ حرام رشتوں کی بات ہو رہی تھی کہ کن کن رشتوں سے مرد کے لیے حرام کیا گیا ہے کہ وہ ان سے نکاح نہیں کر سکتا۔

تو شروع کرتے ہیں سورت نساء آیت نمبر 24 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہ کی پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت:24

* اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام کی گئی ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں۔ (یعنی شادی شدہ عورتیں) البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں غلام لونڈی کی حیثیت سے۔ یہ اللہ کا قانون ہے جس کی پابندی تم پر لازم کر دی گئی ہے۔ ان کے سوا جتنی عورتیں ہیں انہیں

اپنے اموال کے ذریعے حاصل کرنا حق مہر ادا کر چکنے کے بعد حاصل کرنا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیہ کہ ان کو نکاح میں محفوظ کرو نہ کہ آزاد شہوت زنی کرنے لگو۔ پھر جو ازواج زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو البتہ مہر کی قرارداد طے ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے تمہارے درمیان اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ علیم و دانا ہے۔

مہر جو ہے جو شادی کے وقت طے ہوتا ہے وہ مرد کے لیے لازم ہے ادا کرنا۔ لیکن اگر میاں بیوی آپس میں کسی بھی جگہ پہ متفق ہو کے اس مہر کو تبدیل کر لیں اور کمی بیشی کر لیں تو اس میں پھر مرد کے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے۔

آیت:25

* اور جو شخص تم میں سے اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ (خاندانی) آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے اسے چاہیے کہ تمہاری ان لونڈیوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر لے جو تمہارے قبضے میں ہو (اور مومنہ ہوں) اللہ تمہارے ایمانوں کا حال خوب جانتا ہے تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو۔

اللہ تمہارے ایمانوں کا حال خوب جانتا ہے یہاں سے ہم ایک بات پتہ چلتی ہے کہ لوگوں کے دلوں کے بارے میں، ان کے ایمان اور تقویٰ کے بارے میں فتویٰ نہیں لگانا چاہیے۔ یہ ہم بندوں کا کام نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقویٰ کا جاننا اللہ کے ذمہ ہے۔ اور اللہ کو ہی دلوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔

* تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو اور معروف طریقے سے ان کی مہر ادا کرو تا کہ وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو کر رہے آزاد شہوت رانی کرتی نہ پھریں اور نہ ہی چوری چھپے دوستیاں کریں۔ پھر جب وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے بعد کسی بد چلنی کے مرتکب ہوں تو ان (لونڈیوں) پر اس سزا کی

نسبت آدھی سزا ہے جو آزاد عورتوں کے لیے مقرر ہے۔ یہ سہولت تم میں سے ان لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے جن کو شادی نہ کرنے سے تقویٰ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو۔

اسلام میں نکاح کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور نکاح کو ایمان کا آدھا حصہ کہا گیا اور احادیث میں ہے کہ جس نے نکاح کر لیا تو اس نے اپنا آدھا ایمان محفوظ کر لیا۔

* لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں پہ ہمیں ایک اور بات پتہ چل رہی ہے کہ جو لونڈیوں اور غلام کی زنا کی سزا ہے وہ آزاد عورت کے یا آزاد مرد کے مقابلے میں آدھی ہے۔ بہر حال زنا ایک بہت بڑا گناہ ہے کہ زانیہ عورت کی دعا بھی نہیں قبول ہوتی تہجد کے وقت پہ جب اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان پہ آتے ہیں اور خود پکارتے ہیں کہ ہے کوئی دعا کرنے والا جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی پکار سنوں تو احادیث میں آتا ہے کہ اس وقت سب کی دعا قبول ہوتی ہے سوائے کہ بدکار زانیہ عورت کے۔

آیت:26 تا 28

* اللہ چاہتا ہے کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کرے اور انہی طریقوں پر تمہیں چلائے جس کی پیروی تم سے پہلے لوگ جو گزر چکے ہیں انہوں نے کی ہے وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اللہ علیم و دانا ہے۔

* اللہ تو تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر دور نکل جاؤ۔

* اللہ تم پر سے پابندیوں اور بوجھ کو ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

آیت:29

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو آپس میں ایک دوسرے کی مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔

باطل طریقے سے مراد کیا ہے؟؟؟ جیسے حرام طریقے ہوتے ہیں رشوت ہے سود ہے دھوکے کے کاروبار وغیرہ۔

* اور آپس کی رضامندی سے لین دین کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالو۔

اپنے نفسوں کو قتل نہیں کرو جب ایک انسان باطل طریقے سے حرام مال کھارہا ہوتا ہے تو دراصل خود اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے وہ اپنے آپ کو خود قتل کر رہا ہے۔ اور اس سے ایک دوسری مراد یہ بھی ہے کہ خودکشی نہیں کرو کیونکہ خودکشی ایک بہت ہی بڑا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ کسی اور کو قتل نہیں کرو۔

جہاں تک خودکشی کی بات ہے تو انسان زندگی میں کئی دفعہ ایسے معاملات آتے ہیں کہ جو بہت مشکل ہوتے ہیں اور انسان گھبرا اٹھتا ہے لیکن اس وقت اپنے معاملے کو اللہ کے حوالے کر دینا چاہیے نہ کہ اپنی جان کو ختم کر کے اپنی آخرت برباد کر لی جائے۔

* یقین جانو کہ اللہ تمہارے اوپر بہت مہربان ہے۔

آیت:30

* جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

آیت:31

* اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے تو اللہ تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو تم سے دور کر دے گا۔

بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟؟ احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایسے گناہ کہ جن کے اوپر لعنت کی گئی ہے یا جن کے اوپر جہنم کی وعید ہے وہ گناہ کبیرہ ہیں جیسے شرک ہے، والدین کی نافرمانی، جھوٹی گواہی

دینا، جادو کرنا، قتل کرنا، سود کھانا، یتیموں کا مال کھانا اور پھر پاک دامن عورتوں کے اوپر جھوٹی تہمت لگانا، اسکینڈلز بنانا، جنگ لڑائی کے دن کافروں سے پیٹھ پھیر جانا۔۔۔ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔

تو اگر انسان ان بڑے بڑے گناہوں سے بچے تو جو چھوٹے گناہ۔۔۔ صغیرہ گناہ وہ بہت سی نیکیوں کے ذریعے دھل جاتے ہیں جیسے نماز کے بارے میں آتا ہے کہ ہر دو نمازیں ان کے درمیان جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ نمازیں ان گناہوں کو دھو دیتی ہیں پھر ایک رمضان اور دوسرے رمضان کے درمیان میں جو گناہ ہوتے ہیں تو آنے والا رمضان پچھلے گناہوں کو دھو دیتے ہیں لیکن یہ صغیرہ گناہ ہیں تو اگر انسان کبائر سے بچے کبیرہ گناہوں سے بچے تو چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ خود بخود دور کر دیں گے اور ان کو ختم کر دیں گے۔

* اور اللہ تعالیٰ تم کو عزت کی جگہ پر داخل کریں گے

آیت:32

* اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔

اس آیت کے بارے میں آتا ہے کہ بعض خواتین نے بڑی حسرت کی تھی کہ کاش ہمیں بھی مردوں کی برابری ملنی چاہیے جیسے آج کل بھی خواتین کو بڑا اس چیز کا شوق ہوتا ہے کہ ہماری وراثت میں بھی برابری ہونی چاہیے، جائیداد میں بھی ہمارے برابر حصے ملیں اور اسی طرح ہم جہاد وغیرہ بھی کریں تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اوپر فرمایا کہ ہر مردوں کے لیے ان کے مطابق حصہ ہے اور عورتوں کے لیے جیسا حصہ اللہ نے مقرر کیا ویسا ہے۔ اور ویسے بھی حسرت نہیں کرنی چاہیے حسرت اور تمنا جو ہے وہ حسد کی طرف لے جاتی ہے اور حسد ناشکری کی طرف لے جاتا ہے تمنا سے اور حسد سے انسانی صلاحیتوں کا بھی اچھا استعمال نہیں ہوتا۔ انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے اور جب وہ دوسروں سے رشک کر رہا ہوتا ہے

دوسروں کے اوپر حسد کر رہا ہوتا ہے تو اس کے اندر عداوت اور دشمنی کے جذبات اٹھتے ہیں اور وہ ناجائز اور شیطان کے راستوں پہ چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے ڈپریشن بھی بہت زیادہ ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہی اپنی رضا بنانا چاہیے

* اللہ سے اس کے فضل کی دعا کرتے رہو۔

حسد نہیں کرو تمنا نہیں کرو بلکہ جو کچھ چاہیے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے

* یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

آیت:33

* اور ہم نے ہر اس ترکے کے حقدار مقرر کر دیے ہیں جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں۔ اب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے وعدے ہیں تو ان کا حصہ انہیں دو یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

آیت:34

* مرد عورتوں پر قوام ہے

قوام کس وجہ سے ؟؟ کیونکہ مردوں کے اوپر عورتوں کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی خواتین کے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان کی ذمہ داری اٹھانے والے مرد حضرات موجود ہیں کبھی باپ ذمہ داری اٹھا رہا ہے کبھی بھائی کبھی شوہر۔ تو جتنے مشکل مشکل کام ہیں وہ مردوں کی ذمہ ہوتے ہیں روپیہ پیسہ کمانا معاش کی ذمہ داری۔ تو اس چیز کے اوپر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے

* مرد عورتوں پر قوام ہے اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک عورتیں ہیں وہ اطاعت گزار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت اور نگرانی میں اپنے شوہر کی حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے

تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ۔(سب سے پہلے انہیں سمجھاؤ) خواب گاہوں سے ان سے الگ رہو۔

(اگر وہ سمجھ نہیں رہی نصیحت نہیں پارہی تو پھر ان سے بستر الگ کرلو)

* اور اس کے بعد بھی اگر نہیں مانتیں تو پھر انہیں مارو۔

لیکن یہ مارنا بہت ہلکی مار ہونی چاہیے اور رسول پاک ﷺ نے تو فرمایا کہ تم میں سے بہترین مرد کبھی بھی اپنی بیوی کو نہیں مارے گا۔ لیکن بہر حال اگر وہ بدکاری اور اس طرح کے کاموں سے نہ باز آئیں تو وہاں پہ اسلام نے اس چیز کی اجازت بھی دی ہے۔ لیکن یہ تینوں کام۔۔۔ نصیحت کرنا، بستر الگ کرنا اور مارنا یہ تینوں ایک ہی وقت میں نہیں کرنے بلکہ بتدریج کرنے ہیں سب سے پہلے نصیحت ہے پھر بستر الگ کرنا۔۔۔

* پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگے تو ان سے دست درازی کے لیے بہانے نہ تلاش کرو اور بے شک اللہ تعالیٰ بلند اور پاکیزہ ہے۔

آیت:35

* اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک مرد حاکم مرد کا رشتہ داروں میں سے اور ایک حاکم مرد عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو وہ دونوں اگر اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔

گھر ٹوٹنے سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اگر میاں بیوی کی آپس میں نہیں بن رہی تو دونوں کی طرف کے رشتہ داروں میں سے ایک ایک بندہ مقرر ہو کے تو ان کے درمیان اصلاح کروانے کی کوشش کرے۔

آیت:36

* اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضے میں ہوں ان سب سے احسان کا معاملہ رکھو۔

شروع میں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنا ایک حق بیان کیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس کے بعد سارے انسانوں کے حقوق۔۔۔والدین رشتہ داروں سب کے اور سب کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنے کا حکم ہے۔

* یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔

آیت:37

* اور ایسے لوگوں کو بھی اللہ پسند نہیں کرتا جو کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔

بلکہ احادیث سے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ نے جس بندے کو جو نعمت دی ہو تو اس بندے کے اوپر اس نعمت کا اظہار ہو۔اور احادیث میں آتا ہے کہ آدمی میں سے جو سب سے بری چیز ہے۔۔۔بے صبری کے ساتھ وہ بخل کرنا ہے کنجوسی کرنا ہے تنگی کرنا ہے اور بزدلی دکھانا ہے۔

* ایسے کافران نعمت لوگوں کے لیے (ایسے لوگ جو کفران نعمت کرتے ہیں) ان کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

آیت:38

* اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں

ایک پہلے کنجوس کی بات ہے اور اب ایک ریاکار کی۔۔۔۔ یہ اللہ کی خاطر نہیں مال خرچ کرتا بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے

* یہ در حقیقت نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر۔ سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا ساتھی ہوا اسے بہت ہی بری دوستی میسر آئی۔

آیت:39

* آخر ان لوگوں پر کیا آفت آجاتی اگر یہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے۔ اگر یہ ایسا کرتے تو اللہ سے ان کی نیکی کا حال چھپا نہ رہ جاتا

آیت:40

* اللہ کسی پر ذرابرابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر کوئی یہ ایک نیکی کرے تو اللہ اسے دوگنا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی بہت ہی حسن والا معاملہ ہے کہ جو کوئی گناہ کرے گا تو اس کو اس گناہ کے بدلے میں ایک ہی گناہ کا وبال سر پڑے گا لیکن جو نیکی کرے گا تو نیکی کا اجر کم از کم دس گنا ہے اور اللہ چاہے تو اس نیکی کو سات سو گنا بھی بڑھا سکتا ہے۔

* اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر اللہ عطا فرمانے والا ہے۔

یہ سب اللہ کا فضل ہے اپنے مومن بندوں پہ۔

آیت:41

* پھر سوچو کہ اس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر تمہیں گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔ (یعنی رسول پاک ﷺ کو)

آیت:42

* اس وقت وہ سب لوگ جنہوں نے رسول پاک ﷺ کی بات نہ مانی اور اس کی نافرمانی کرتے رہے تمنا کریں گے کہ کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے

لیکن اس وقت تو نہ واپس پلٹنا ہے اور نہ اللہ سے کوئی بھاگ سکے گا

* وہاں پہ یہ کوئی اپنی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

آیت:43

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جانا۔

یہ نشے کا دوسرا حکم ہے۔

پہلا حکم آیا کہ شراب اچھی نہیں ہے بری ہے اور دوسرا حکم کیا آ رہا ہے کہ جب نماز کا وقت ہے تو اس کی آس پاس نشہ نہ کرو۔

اسی طرح جب انسان کو بہت زیادہ گہری نیند آ رہی ہو تو اس وقت بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔۔۔۔

کیوں؟؟ کیونکہ انسان کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا منہ سے بول رہا ہے

* نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو سوائے یہ کہ مسجد کے راستے سے گزرنا ہو اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یہ تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو (یعنی مباشرت یعنی ان کو چھوا ہو) اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔

تو یہ یہاں پہ ہمیں تیمم کا حکم مل رہا۔

رسول پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے "کہ مٹی پر چلا کرو کیونکہ یہ تمہارے پر بہت شفقت کرنے والی ہے"۔

اور آج تو ہم مختلف ریسر چز میں بھی دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹرز بتاتے ہیں کہ جو بالکل مٹی ہے فرش والی مٹی نہیں جو کچی مٹی جیسے کھیتوں والی ہوتی ہے اس پہ چلنے سے جسمانی کتنے وائرس ختم ہو جاتے ہیں اور وہ صحت کے لیے کتنی زیادہ اچھی ہے۔ اور کتنی ایسے چیزیں ہیں جو ہماری باڈی کو چاہیے ہوتی ہے تو کئی بیماریوں میں ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ جو کھیتوں والی کچی مٹی ہے اس کے اوپر چلا کریں۔ اور مٹی کے اندر ایسی چیزیں موجود ہیں کہ جس سے جرمز جراثیم ختم ہو جاتے ہیں اور وہ پاکیزگی دیتی ہے آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دے دیا کہ اگر پانی نہیں ملتا تو مٹی کے ذریعے سے تیمم کر لو۔

* بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔

آیت:44

* تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جنہیں کتاب کے علم کا کچھ حصہ دیا گیا۔ (یعنی اہل کتاب) وہ خود ذلالت کے خریدار بنے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ گم کر دو

آیت:45

* اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور تمہاری حمایت کے لیے اللہ ہی کافی ہے وہی بہترین مددگار ہے

تو جس کا مددگار اللہ تعالیٰ ہو جائے اس کو اور کسی کی کیا مدد چاہیے۔

یہاں پہ رسول پاک ﷺ کو ایک طرح سے تسلی دی جا رہی ہے کہ اللہ کی مدد اور اللہ کی دوستی ہی کافی ہے۔ اور یہ توکل تو ہر مسلمان کو کرنا چاہیے اکثر زندگی میں ایسا ہوتا ہے کہ ہم کوئی بھی اچھا کام کر رہے ہوتے ہیں تو آس پاس کے لوگ ڈسکریج حوصلے شکنی کرنا شروع کر دیتے ہیں تو ایسے میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا چاہیے ویسے بھی خیر اور نیکی کے کام تو صرف کوشش سے نہیں ہو سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہو۔

آیت:46

* جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔

(یعنی چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں الفاظ کے ساتھ اور یہ اہل کتاب میں سے اکثر کی اسی طرح کی عادت تھی)

* دین حق کے خلاف اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر کے کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم نے مانا نہیں (جبکہ انہیں کیا کہنا چاہیے تھا سمعنا و اطعنا کہنا چاہیے تھا لیکن وہ کہتے ہیں سمعنا و عصینا) اور کہتے ہیں سنا اور نہ سنوائے جاؤ اور "راعنا"۔۔۔حالانکہ اگر وہ کہتے سمعنا و اطعنا و اسمع و انظرنا۔۔پس تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا اور یہی زیادہ سیدھا طریقہ تھا مگر ان پر تو باطل پرستی کی بدولت اللہ کی لعنت پڑی ہے اس لیے کہ وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

آیت:47

* اے وہ لوگوں جنہیں کتاب دی گئی تھی مان لو اس کتاب جو ہم نے اب نازل کی ہے۔(یعنی قران پاک)اور جو اس کتاب کی تصدیق کر رہی ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے۔اس پر ایمان لے آؤ قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ کر پیچھے پھیر دیں یا ان کو اسی طرح لعنت زدہ کر دیں جس طرح سبت والوں کے ساتھ ہم نے کیا تھا اور یاد رکھو اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔

آیت:48

* اللہ بس شرک کو معاف نہیں کرے گا اس کے سوا جس قدر دوسرے گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔

اور شرک ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کے معاملے میں مومن کو بہت زیادہ سینسٹو حساس ہو جانا چاہیے کیونکہ یہی بات ہماری آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گی اگر ہمارا دل، ہمارا ایمان، شرک سے سو فیصد پاک ہو گا تو۔

* اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ گھڑ لیا ہے اور بہت سخت گناہ کی بات کی ہے

آیت:49

* تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جو بہت اپنی پاکیزگیِ نفس کا دم بھرتے ہیں۔

یعنی اپنی تعریف خود ہی کرتے رہتے ہیں کہ میں تو بہت پاک ہوں میں دوسروں سے بہت ڈفرنٹ مختلف ہوں اور میں ایسی ہوں اور میں ویسی ہوں

* حالانکہ پاکیزگی تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے (اور انہیں جو پاکیزگی نہیں ملتی تو) در حقیقت ان پر ذرا برابر بھی ظلم نہیں کیا جاتا۔

آیت:50

* ذرا دیکھو تو سہی یہ اللہ پر بھی جھوٹ گھڑنے سے باز نہیں آتے اور ان کے صریحاً گناہ گار ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے۔

آیت:51

* کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کے علم سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ ان کا حال یہ ہے کہ یہ جبت۔۔۔۔

یعنی جو بے معنی، بے حقیقی چیز ہوتی ہے جادو کو بھی "جبت" کہتے ہیں۔

* ان کا حال یہ ہے کہ یہ جبت اور طاغوت کو مانتے ہیں

طاغوت کیا چیز ہے ہر وہ چیز جو اللہ کے راستے سے روکے جادو اور جتنی بھی چیزیں جہنم میں جانے والی ہیں وہ طاغوت ہیں

* اور کافروں کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ایمان والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔

آیت:52

* ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے پھر تم اس کا کوئی مدد گار نہیں پاؤ گے۔

آیت:53

* کیا حکومت میں ان کا کوئی حصہ ہے؟؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دوسروں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے۔

یہاں پہ دو طرح کی حکومت مراد ہو سکتی ہے خدائی حکومت۔۔۔۔جو اللہ تعالیٰ پوری کائنات اور دنیا کا نظام چلا رہے ہیں اور دوسری حکومت جیسے دنیاوی حکومت۔۔۔۔جو ملک کی حکومت ہوتی ہے۔ تو اگر اس میں بھی ان کو حصہ ملتا ہے تو یہ دوسرے انسانوں کو، دوسرے لوگوں کو کچھ بھی حق نہ دیتے اور بہت ہی بخل سے کام لیتے۔

* اگر ایسا ہوتا تو یہ دوسروں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے۔

آیت:54 تا 55

* پھر کیا یہ دوسروں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا (اگر یہ بات ہے تو انہیں معلوم ہو) کہ ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب و حکمت عطا کی اور بہت بڑی بادشاہت عطا کی۔

* مگر ان میں سے کوئی تو اس پر ایمان لایا اور کوئی اس سے منہ موڑ گیا اور منہ موڑنے والوں کے لیے تو پس جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔

آیت:56

* جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے۔

کہا جاتا ہیں کہ جہنم میں جو کھال ہے وہ ستر بالشت چوڑی ہو جائے گی اتنی زیادہ چوڑی اور موٹی وہ کھال ہو گی۔

* تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھے اللہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔

آیت:57

* اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

جنت کی جو بیوی ہے وہ پاکیزہ ہی ہو گی۔ اس لیے دنیا میں بھی ایک عورت کو پاکیزہ ہونا چاہیے اس کی گفتگو پاکیزہ ہو اس کی نگاہ پاکیزہ ہو۔

آیت:58

* اے مسلمانوں! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

کیونکہ عدل کے ساتھ بھی ملک اور قومیں آگے بڑھتی ہیں ترقی کرتی ہیں۔

* اللہ تم کو نہایت نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

آیت:59

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللّٰہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہیں (یعنی اولو امر) جو حاکم ہے

اور ان کی اطاعت کب تک کرنی ہے؟؟ جب تک کہ وہ قرآن و سنت کے تابع ہو۔

* پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں اختلاف تنازع ہو جائے تو اسے اللّٰہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللّٰہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریقہ ہے اور یہی انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔

آیت:60 تا 61

* اے نبی ﷺ! تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں (یعنی اپنے بڑے بڑے سرداروں کی طرف) حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا شیطان انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔

* اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللّٰہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف آنے سے کتراتے ہیں۔

آیت:62

* پھر اس وقت کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی کوئی مصیبت ان پر آ پڑتی ہے اس وقت یہ تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں۔

کہ جب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب تو کوئی سزا ملے گی تو جھوٹی قسمیں کھانا شروع ہو جاتے ہیں۔

* اور کہتے ہیں خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے اور ہماری نیت تو یہ تھی کہ فریقین میں کسی بھی طرح موافقت ہو جائے۔

آیت:63

* اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ ان سے اعراض برتو انہیں سمجھاؤ اور ایسی نصیحت کرو جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔

آیت:64

* انہیں بتاؤ کہ ہم نے جو رسول بھیجا ہے اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ کی اذن کی وجہ سے اس کی اطاعت کی جائے اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا تو جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آ جاتے (یعنی جب ان سے کوئی بھی گناہ ہو گیا تھا تو آپ کے پاس آتے) اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی درخواست کرتا۔ تو اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جتنے گناہ ہیں وہ کسی نہ کسی مصیبت کا دنیا میں ہی باعث بن جاتے ہیں کبھی رزق میں کمی ہو رہی ہے کبھی صحت کا کوئی مسئلہ بن رہا ہے کبھی گھریلو کوئی پریشانی ہو رہی ہے تو ایسے مسائل سے بچنے کے لیے کیا ضروری ہے کہ جو گناہ کیا ہو اس سے فوری طور پہ اللہ سے توبہ کی جائے۔ استغفار کرنا بہت ضروری ہے دنیاوی مسائل سے بچنے کے لیے بھی۔

آیت:65

* اے محمد ﷺ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ یہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر بھی اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ محسوس کرے بلکہ پوری طرح تسلیم کر لیں۔

آیت:66

* اگر ہم نے انہیں حکم دیا ہوتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے کم ہی آدمی اس پر عمل کرتے۔

یعنی اگر ان کو کبھی قربانی کے لیے بلایا جاتا ہے تو یہ کبھی بھی اس کے لیے گھروں سے نہ نکلتے۔

* حالانکہ جو نصیحت انہیں کی جاتی ہے اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا باعث بنتا۔

آیت:67 تا68

* اور جب یہ ایسا کرتے تو ہم انہیں اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے۔

* اور انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتے۔

آیت نمبر:69

* جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے اپنا انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔۔۔

یہ ہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے لیے سورت الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں کا راستہ دکھا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پہ اللہ نے اپنا انعام نازل فرمایا ہے

* کیسے اچھے ہیں یہ رفیق۔(جو کسی کو میسر آئیں گے)

آیت:70

* یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔

آیت:71

* اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہو۔

دشمن سے مقابلے کی ہر وقت تیاری کر کے رکھو۔

یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام کے پاس کچھ کھانے کو ہو نہ ہو لیکن ان کے پاس تیز سواری اور ہتھیار، تلوار ہر وقت موجود ہوتے تھے۔

* پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔

آیت:72 تا 73

* ہاں تم میں کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو لڑائی سے جی چراتا ہے۔ اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتا ہے اللہ نے مجھ پہ بڑا فضل کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ نہ گیا۔

* اور اگر اللہ کی طرف سے تم پر فضل ہو تو وہ سوچتا ہے گویا تمہارے اور اس کے درمیان محبت کا کوئی تعلق ہوتا کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑا کام بن جاتا۔

آیت:74 تا 75

ایسے لوگوں کو معلوم ہو۔۔۔

* کہ اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے ان لوگوں کو جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو فروخت کر دیں۔ پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا وہ مارا جائے یا غالب رہے گا اسے ہم ضرور اجر عظیم عطا کریں گے۔

* آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ اے خدا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے بہت ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی مددگار پیدا کر۔

آیت:76

* جن لوگوں نے ایمان کے راستہ اختیار کیا وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں بہت کمزور ہیں۔

آیت:77

* تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اب جو انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق کا حال یہ ہے کہ لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر۔ کہتے ہیں خدایا یہ ہم پر لڑائی کا حکم کیوں لکھ دیا کیوں نہ ہمیں ابھی کچھ اور مہلت دی (ابھی تو ہم کمزور ہیں ہمیں کچھ اور مہلت ملنی چاہیے تھی)۔ ان سے کہو دنیا کا سرمایہ زندگی بہت تھوڑا ہے اور آخرت ایک خدا ترس انسان کے لیے زیادہ بہتر ہے اور تم پر ذرا رتی برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

آیت:78

* رہی موت تو جہاں بھی تم ہو وہ بہر حال تمہیں آکر رہے گی خواہ تم کیسی ہی مضبوط عمارتوں میں کیوں نہ ہو۔ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ تمہاری بدولت ہے۔ کہو سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہے۔ آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔

آیت:79

* اے انسان! تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے اور جو مصیبت بھی تجھ پر آتی ہے وہ تیرے اپنے اعمال کی بدولت ہے۔ اے محمد ﷺ! ہم نے تم کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس میں خدا کی گواہی کافی ہے۔

آیت:80

* جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی۔

کیونکہ رسول پاک ﷺ کے اپنے منہ سے کچھ نہیں کہتے تھے مگر جو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے تھے اس لیے رسول پاک ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے

* اور جو منہ موڑ گیا تو بہر حال ہم نے تمہیں ان لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔

آیت:81

* وہ منہ پر کہتے ہیں ہم فرمانبر دار ہیں مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ راتوں کو جمع ہو کے تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کر تا ہے۔ اللہ ان کی یہ ساری سر گوشیاں لکھ رہا ہے تم ان کی ذرہ پرواہ نہ کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو وہی بھروسے کے لیے کافی ہے۔

آیت:82

* کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا۔

قرآن پاک کی سچائی کے بارے میں تو آج کافر بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اگر ان کے پرانے سے پرانے نسخے بھی اٹھا کے دیکھے جائیں اور آج کے بھی تو ان میں کسی جگہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سارے کے سارے چودہ سو سال پرانا نسخہ ہو یا ایک ہزار سال پرانا یا آج کے دور کا سب ایک جیسے لکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ قران پاک کی حفاظت کا ذمہ تو خود اللہ نے اپنے سر لیا ہے۔

آیت:83 تا 85

* یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اس لے کر پھیلا دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ اسے رسول اور اپنی جماعت کی ذمہ دار ساتھیوں تک پہنچاتے تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو

ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہوں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں۔ تم لوگوں پر اللہ کی مہربانی ورحمت نہ ہوتی تو تمہاری کمزوریاں ایسی تھیں کہ چند ایک کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے بھاگ گئے ہوتے۔

* پس اے نبی ﷺ! تم اللہ کی راہ میں لڑو۔ تم اپنی ذات کے سوا کسی اور کے لیے ذمہ دار نہیں ہو البتہ اہل ایمان کو لڑنے کے لیے اکساؤ۔ بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے۔ اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ سخت ہے۔

* جو بھلائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں بے حصہ پائے گا اور اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھنے والا ہے۔

آیت:86

* اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقے سے جواب دو یا کم از کم اسی جیسا ہی۔

سلام کے بارے میں آتا ہے کہ سلام کرنا تو فرض نہیں ہے لیکن اس کا جواب دینا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں پہ حکم دیا کہ جب کوئی تمہیں سلام کرے تو کم از کم اسی کے جیسا اس کو ضرور لوٹاو۔ اور جو کہتے ہیں السلام علیکم اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جو کہتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ اس کے لیے بیس نیکیاں ہے اور جو اس کے ساتھ برکاتہ کا اضافہ کرتے ہیں اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں تو اس سے زیادہ سلام کے الفاظ میں اضافہ کرنا درست نہیں ہے لیکن جو بندہ سلام میں پہل کرے اس کو کم از کم اتنا سلام ضرور لوٹانا چاہیے اور اگر اس کو اضافی الفاظ کے ساتھ لوٹائیں تو یہ زیادہ افضل ہے۔ جیسے اگر کسی نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو اس کو جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا یہ زیادہ افضل ہے۔

* اللہ ہر چیز کے حساب لینے والا ہے۔

آیت:87تا88

* اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ تم سب کو اس قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے۔

* پھر یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائے پائی جاتی ہیں حالانکہ جو برائیاں انہوں نے کمائی ہیں ان کی بدولت اللہ انہیں الٹا پھیر چکا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے ہدایت نہیں بخشی اسے تم ہدایت بخش دو۔ حالانکہ جس کو اللہ نے راستے سے ہٹا دیا اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔

آیت:89

* وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کے راستے میں ہجرت کر کے تمہارے پاس نہ آ جائیں۔ اور اگر وہ ہجرت سے باز رہیں تو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور لڑائی کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

آیت:90

* البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملے جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو۔

تو یہاں پہ جو لڑائی کا حکم ہے وہ ان منافقین کے لیے ہیں جو کافر دشمن سے تعلق رکھتے ہیں اور اسلامی حکومت کے خلاف کوئی نہ کوئی کاروائی میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

* اسی طرح اس حکم سے وہ منافق بھی مستثنیٰ ہیں جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دلبرداشتہ ہیں۔ وہ نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں اور نہ اپنی قوم سے۔ اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ بھی تم سے

لڑتے لہٰذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور لڑنے سے باز رہیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی۔

آیت:91

* ایک اور قسم کے منافق تمہیں ایسے بھی ملیں گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں مگر جب کبھی انہیں فتنے کا موقع ملتا ہے اس میں کود پڑتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلے سے باز نہ رہیں اور صلح و سلامت تمہارے اگے پیش نہ کریں اور اپنے ہاتھوں کو نہ روکیں تو جہاں کہیں وہ ملیں انہیں پکڑو اور مارو ان پر ہاتھ اٹھانے کے لیے ہم نے تمہیں کھلی حجت دے رکھی ہے۔

آیت:92

* کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے سوائے یہ کہ غلطی سے ہو جائے۔ اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا دے۔

رسول پاک ﷺ نے جو خون بہا مقرر کیا اس کی حد تقریبا سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں ہیں سوائے اس کے کہ جو مقتول کے ورثہ ہیں وہ خون بہا معاف کر دیں۔

* لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے (ایسی صورت میں پھر خون بہا نہیں دینا ہو گا)۔ اور اگر وہ کسی ایسے غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے ورثاء کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن کو غلام کو آزاد کرنا ہو گا۔ پھر جو غلام نہ پائے تو وہ مسلسل دو مہینوں کے روزے رکھے اور یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور اللہ علیم و دانا ہے۔

آیت:93

* رہا وہ شخص جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا جان بوجھ کے کسی مومن کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس کی معافی نہیں ہے۔

* اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیت:94

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کر لیا کرو۔ جو کوئی تمہاری طرف سلام میں پہل کرے اسے فورا نہ کہہ دو کہ تم مومن نہیں ہو۔

آج ہم تو بڑے آرام سے ہر ایک پہ فتویٰ لگا دیتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور فلاں کافر ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات سے منع فرما رہے ہیں

* اگر تم دنیاوی فائدہ چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تمہارے لیے بہت سے اموال غنیمت ہیں۔ آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے مبتلا رہ چکے ہو پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔

کیا احسان کیا؟؟

اسلام کی نعمت دی، ہدایت دی

* لہٰذا تحقیق سے کام لو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

آیت:95تا96

* مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں دونوں کی حیثیت ایک جیسی نہیں ہے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے۔ مگر اللہ کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔

* ان کے لیے اللہ کی طرف سے بلند درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:97تا98

* جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے ہیں ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کی تو ان سے پوچھا یہ تم کس حال میں مبتلا تھے انہوں نے جواب دیا ہم زمین میں کمزور اور مجبور تھے۔ فرشتوں نے کہا کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم اور وہ بڑا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

* ہاں جو مرد عورتیں اور بچے واقعی بے بس ہیں اور نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ نہیں پاتے۔

آیت:999تا100

* بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور اللہ بہت معاف کرنے والا در گزر فرمانے والا ہے

* جو کوئی اللہ کے راستے میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ اور گزر بسر کی بڑی گنجائش پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آجائے اس کا اجر اللہ کے ذمے واجب ہو گیا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:101

* اور جب تم لوگ سفر کے لیے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر نماز میں اختصار کر لو۔

یعنی قصر نماز ادا کرو اور قصر نماز کتنے فاصلے پہ ادا کی جاتی ہے؟؟ اگر سفر کم از کم پندرہ میل کا یا اڑتالیس میل کا ہو بعض روایات میں پندرہ میل کی بات بھی آتی ہے۔

* تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اگر تم نماز میں اختصاد کر لو جب تم لوگ سفر کے لیے نکلو۔ یا تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے کیونکہ وہ کھلم کھلا تمہاری دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔

آیت:102

* اور اے نبی ﷺ! جب تم مسلمانوں کے درمیان ہو اور حالت جنگ میں انہیں نماز پڑھانے کھڑے ہو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور اسلحہ لیے رہے۔ پھر جب وہ سجدہ کرلے تو پیچھے چلا جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آکر تمہارے ساتھ نماز پڑھ لے۔

اس طرح کیا ہو گا کہ دونوں جو آدھے آدھے گروہ ہیں دونوں کو آدھی آدھی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے گی۔

* اور وہ بھی چوکنا رہے اور اپنے اسلحہ ساتھ لیے رہے کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو تو وہ تم پر حملہ کر دیں۔ البتہ اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو اسلحہ رکھ دینے میں مضائقہ نہیں۔ مگر پھر بھی چوکنے رہو یقین رکھو کہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہاں سے ایک اور بات دیکھیں کہ جنگ کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے اور ہم لوگ کیا کرتے ہیں روز مرہ روٹین میں ذرا سی کوئی ایسا چیز آگئی یا ایسا موقعہ آگیا کہ نماز پڑھنا مشکل ہو گیا کوئی خوشی کا موقع ہے شادی بیاہ ہے یا کسی کی فوتگی ہو گی غمی کا کوئی ایسے موقع آگیا تو سب سے پہلے جو چیز چھوڑیں گے وہ نماز ہے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی حالت میں بھی جماعت کے ساتھ نماز کا حکم دیا اور طریقہ بھی بتادیا ہے۔

آیت:103

* پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرو اور جب اطمینان نصیب ہو جائے (یعنی امن میں آ جاؤ) تو پوری نماز پڑھو۔ نماز در حقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔

آیت:104

* اس گروہ کے تعاقب میں (یعنی کفار تعاقب میں) کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تمہاری طرح وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں اور پھر تم اللہ سے اس چیز کی امیدوار ہو جس کے وہ امیدوار نہیں ہیں۔

یعنی مومن جو ہے وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا امیدوار ہے تکلیف اٹھا رہے ہیں لیکن جنت بھی تو ملے گی۔

* اللہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ حکیم و دانا ہے۔

آیت:105 تا106

* اے نبی ﷺ ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ جو راہ راست اللہ نے تمہیں دکھائی ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ تم بد دیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑا کرنے والے نہ بنو۔

* اور اللہ سے درگزر کی درخواست کرو اور اللہ بڑا درگزر فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے

آیت:107

* جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں (اپنے نفس سے جو خیانت کرتے ہیں) تم ان کی حمایت نہ کرو۔

اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرنے سے کیا مراد ہے؟؟

جب ایک انسان دوسرے کے ساتھ بددیانتی اور خیانت کررہے ہوتے ہیں اصل میں وہ اپنی آخرت خراب کررہا ہوتا ہے اپنی آخرت کے ساتھ خیانت کررہا ہوتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ ہی خیانت کر رہا ہے۔

* جو لوگ اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرتے ہیں تم ان کی حمایت نہ کرو۔ اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں ہے جو خیانت کار گنہگار ہو۔

آیت:108 تا 109

* یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپاسکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپاسکتے۔ وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

* ہاں تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا مگر قیامت کے روز ان کی طرف سے کون جھگڑا کرے گا آخر وہاں کون ان کا وکیل ہو گا؟؟

آیت:110

* اگر کوئی شخص برا فعل کر گزرے یا اپنے نفس پر ظلم کر جائے اور اس کے بعد اللہ سے درگزر کی درخواست کرے تو اللہ کو درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

تو اگر کسی بھی انسان پہ کوئی بھی گناہ ہو جائے تو دنیا کی زندگی میں مہلت ہے۔ یہیں پہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے تو اللہ تعالیٰ ضرور ضرور معاف کر دیں گے۔

آیت:111 تا 112

* مگر جو برائی کمالے تو اس کی یہ کمائی اسی کے لیے وبال بنے گی اللہ کو سب باتوں کی خبر ہے اور وہ حکیم و دانا ہے

* پھر جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کے الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا اس نے تو بڑا بہتان اور صریح گناہ کا بھار سمیٹ لیا۔

ایک طرف گناہ کیا ھے اوپر سے الزام بھی کسی اور پہ لگا دیا تو ایک اور گناہ کما لیا۔

آیت:113

* اے نبی ﷺ اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو ان میں کو سے ایک گروہ نے تو تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ در حقیقت وہ خود اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر رہے اور تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکتے۔ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تم کو وہ کچھ بتایا ہے جو تمہیں معلوم نہ تھا اور اس کا فضل تم پر بہت زیادہ ہے۔

آیت:114

* لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی کی بات نہیں ہوتی۔ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ وخیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو یہ ایک بھلی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ سرگوشیاں پسند نہیں ہیں۔ ویسے بھی مجلس کے آداب کی خلاف ہے کہ دو لوگ آپس میں کھسر پھسر شروع کر دیں ہاں البتہ کبھی نیکی کی سرگوشی ہو سکتی ہے کہ جیسے کسی کو صدقہ وخیرات کرنا ہو تو انسان اپنے گھر میں کسی بچے کو بلا کے اس کے کان میں کہے کہ یہ فلاں کو فلاں اس طرح سے دے دو۔ تو کوئی نیکی والی سرگوشیاں ہو سکتی ہیں اور بے شک یہ بات اللہ تعالیٰ کو خود معلوم ہے اللہ تعالیٰ تو نیتوں کی حال اچھی طرح سے جانتے ہیں۔

* اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا تو اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔

آیت:115

* مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے خلاف کسی اور روش پر چلے حالانکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود چل پڑا۔

جدھر وہ چلنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہی رستہ آسان کر دیں گے۔

* اور پھر اسے جہنم میں جھونک دیں گے جو بد ترین جاے قرار ہے۔

آیت نمبر:116

* اللہ کے ہاں بس شرک کی ہی بخشش نہیں ہے اس کے سوا وہ سب کچھ معاف کر سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہیے

تو شرک کے سوا اللہ تعالی جس کا جو گناہ معاف کرنا چاہے گا معاف کر دے گا۔

شرک سے بچنے کے لیے جو سب سے بڑا کلمہ ہے جس کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے وہ لا الہ الا اللہ ہے اور اس کلمے کی بدولت ان شاء اللہ ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کی امیدوار بنیں گے۔

* اللہ کی ہاں بس شرک ہی بخشش نہیں ہے اس کے سوا وہ سب کچھ معاف کر سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

آیت:117 تا118

* وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں۔

* جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے وہ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔

اور یہ مقرر حصہ لینے کے لیے شیطان نے قیامت تک کی اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی ہوئی ہے۔

آیت:119

* میں انہیں بہکاؤں گا میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے۔

یہ زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پہ وہ لوگ جانوروں کے کان کاٹ دیا کرتے تھے اور بتوں کے نام پہ ان جانوروں کو چھوڑ دیتے تھے ذبح نہیں کرتے تھے۔

* اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں تبدیلی کریں گے۔ اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی اور دوست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

آیت:120

* وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے (یعنی شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے) اور انہیں امیدیں دلاتا ہے مگر شیطان کے سارے وعدے سوائے فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔

شیطان خواہشات کے ذریعے دھوکہ دیتا ہے۔ انسان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے اور اس سے بچنے کے لیے پھر ہمیں قرآن پاک پڑھنا چاہیے اعوذ باللہ زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔

آیت:121 تا122

* ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہیں جس سے نجات کی کوئی صورت نہ پائیں گے۔

* لیکن وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں تو ان لوگوں کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہے

ایک طرف شیطان کے وعدے ہیں جو جھوٹے ہیں اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں اور دوسری طرف اللہ کی بات ہے جو سب سے زیادہ سچی بات ہے۔

آیت:123 تا124

* انجامِ کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل وہ ضرور پائے گا اور اللہ کے مقابلے میں اپنے لیے کوئی دوست و مددگار نہیں پا سکے گا۔

* اور جو نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت لیکن وہ بشر طیکہ مومن ہو تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرا برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔

آیت:125 تا126

* اس شخص سے بہتر کس کا طریقہ زندگی ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہو اور اپنا رویہ نیک رکھا ہو اور یکسو ہو کر ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی اس ابراہیم کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔

* آسمان و زمینوں میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

آیت:127

* لوگ تم سے عورتوں کے معاملے میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں ان کے معاملے میں فتویٰ دیتا ہے اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تم کو اس کتاب میں سنائے جا رہے ہیں (یعنی وہ احکام)جو ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم ادا نہیں کرتے۔

یہاں پہ حق مہر کی بات ہے یہاں پر یتیم بچیوں کے ساتھ جن سے لالچ ہوتا ہے یا ان سے مہر کے بغیر نکاح کر لیتے ہیں یا ان کی جائیداد وغیرہ کے لالچ میں ان کی شادی نہیں کرتے۔ تو اسلام میں تو یتیموں کی حقوق کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے اور یہ بات بھی سوچنی چاہیے کہ دنیا میں جو کچھ انسان بوئے گا وہی قیامت کے دن کاٹے گا

* وہ احکام جو ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم نہیں ادا کرتے اور جن کے نکاح کرنے سے تم بھاگ جاتے ہو اور وہ احکام ان بچوں کے متعلق دیکھیں جو بیچارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی تم کروگے وہ اللہ کے علم سے ذرا برابر چھپی نہیں رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سب علم رکھنے والا ہے۔

آیت:128

* جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بد سلوک کی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی کچھ حقوق کی کمی و بیشی کر کے آپس میں صلح کر لیں صلح بہر حال بہتر ہے۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا

کیا میں تم کو نماز، روزہ حج سے افضل عمل نہ بتاؤں آپس میں ایک دوسرے کی صلح کرا دینا۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ افضل صدقہ ہے۔

اور میاں بیوی کے رشتے میں تو صلح کروانا بہت ہی بڑی نیکی ہے میاں بیوی میں اختلافات ہوتے رہتے ہیں لیکن صلح جلدی سے جلدی کر لینی چاہیے

* نہ تنگدلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین جانو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہیں ہے۔

آیت:129

* بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو ابھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔

یعنی یہ ایک بہت ہی مشکل کام ہے اگر کسی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں تو وہ ان سب بیویوں کے درمیان عدل کر سکے۔ لیکن بہر حال کوشش ضرور کرنی چاہیے۔

* لہٰذا قانونِ الٰہی کا منصب پورا کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ تم ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو۔

تو دونوں کے ساتھ برابری کی کوشش ضرور کرو۔

* اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:130

* لیکن اگر زوجین ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائیں تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ہر ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دے گا۔

یعنی اگر دونوں میں صلح نہیں ہو سکتی تو پھر طلاق اتنی بھی بری چیز نہیں ہے۔ پھر اگر الگ الگ ہو جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے آسانی دے دے گا

* اللہ تعالیٰ کا دامن بہت کشادہ ہے

اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنا چاہیے اللہ کا دامن بہت کشادہ ہے

* اور وہ دانا ہے۔

آیت:131 تا132

* آسمان و زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو۔ لیکن اگر تم نہیں مانتے تو نہ مانو۔ آسمان اور زمین کی سب چیزوں کا مالک تو اللہ ہی ہے وہ بے نیاز ہے وہ ہر تعریف کا مستحق ہے۔

* ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہی کارساز ہے۔

آیت:133 تا134

* اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور وہ اس بات کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

* جو شخص محض دنیا کا طالب ہوں تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس دنیا بھی ہے اور آخرت بھی ہے اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

آیت:135

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو انصاف کہ علمبر دار بنو اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔(یعنی گواہی کے اوپر سچے سچے صحیح صحیح قائم رہو۔) اگرچہ یہ گواہی بھلے تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو

تو اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ چاہئے کسی کے بھی خلاف ہو لیکن سچی گواہی دو۔

* انصاف کے علمبر دار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف ہو تمہاری گواہی کی زد میں خود تمہاری اپنی ذات ہی کیوں نہ ہو یا تمہارے والدین یا رشتہ دار۔۔ چاہے وہ امیر ہوں یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے دور نہ ہٹو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

انسان کو ہر حال میں حق بات ہی کہنا چاہیے۔۔۔ چاہے اپنے خلاف ہو اپنے والدین، رشتہ داروں کے خلاف ہو لیکن حق اور سچی بات اور سچی گواہی دینی چاہیے۔ جھوٹی گواہی دینا تو ویسے ہی گناہ کبیرہ میں سے ہے۔

آیت:136 تا137

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے

ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔

* وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لائے پھر کفر کیا (یعنی مذاق ہی بنالیا دین کو) پھر اپنے کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے تو اللہ ہر گز ان لوگوں کو معاف نہیں کرے گا اور نہ کبھی ان کو راہ راست دکھائے گا۔

آیت:138 تا139

* اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں اور انہیں یہ خبر سنا دو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔

* کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں۔ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

* اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بولا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو۔ یقین جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔

آیت:141

* یہ منافق تمہارے معاملے میں انتظار کر رہے ہیں کہ اگر اللہ کی طرف سے فتح تمہاری ہوئی تو آ کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر کافروں کا پلہ بھاری رہا تو ان سے کہیں گے کیا ہم تمہارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے اور پھر بھی ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچایا۔

تو جہاں پتہ ہو کہ یہ منافق انہی کے ساتھ ہو جائیں گے۔

* پس اللہ ہی تمہارے اور ان کے معاملے کا فیصلہ قیامت کے روز کرے گا اور اس فیصلے میں اللہ نے کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔

آیت:142

* یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکا بازی کر رہے ہیں حالانکہ در حقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو سستی کرتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں اور نماز میں خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

جبکہ مومن کیا کرتے ہیں نماز میں ؟؟؟ اللہ سے سرگوشیاں کر رہا ہوتا ہے اور منافق نماز میں اللہ کو تھوڑا ہی یاد کرتا ہے۔

آیت:143 تا144

* کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواڈول ہیں نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اس طرف ہیں۔ جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے ہو۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو۔

آیت:145 تا146

* یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔

* البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں توبہ کر لیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور اللہ کا دامن تھام لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر لیں ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

آیت:147

* آخر اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں خواہ مخواہ سزا دے اگر تم اللہ کے شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان کی روش پر چلو۔ اللہ بڑا قدر دان ہے اور سب کی حالت واقف ہے۔

تو اگر شکر ادا کرو گے تو تعالیٰ کی عذاب سے بچ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بندوں میں سے بنائے اور ہمیں شکر اد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

و آخر و دعونا ان الحمدللہ رب العالمین

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)